اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## دُرود شریف کی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حضرت اَبُو المواہِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر جو درود پاک پڑھتے ہو اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔ (1)

(1)... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراء۔۔۔الخ، اللطیفۃ الثامنۃ والسبعون، ۱/۱۴۷

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ابو المواہب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو درود پاک پڑھنے کا کس قدر عظیم تحفہ ملا کہ یہ قیامت کے دن ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کریں گے۔ درود پاک پڑھنے کے فضائل و برکات بہت زیادہ ہیں کہ جن کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات با برکات پر درود پاک پڑھ کر اس کا نذرانہ پیش کیا کریں تاکہ ہمیں بھی ان فضائل و برکات سے حصہ عطا ہو سکے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** آج **چھٹی شریف** ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج بَرِّصَغِیر (*Subcontinent*) کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، **وارِثُ النَّبِی**، عطائے رسول، مُعِیْنُ الدِّیْن حضرت خواجہ حَسَن سِجْزِی المعروف **خواجہ غریب نواز** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ عرس شریف ہے اور ہم ذِکرِ خواجہ حُضُور کرنے کے لیے حاضِر ہیں۔

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

# اولیائے کرام کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے پاک بندوں اولیائے کرام رحمھم اللہ السّلام کی شان بہت ارفع و اعلیٰ کی ہے اور اللہ پاک نے ان کی شان اپنے کلام قرآن پاک میں بھی جگہ جگہ ارشاد فرمائی ہے اور اولیاء کی شان میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بھی کئی احادیث مبارکہ موجود ہیں حضرتِ امام اسماعیل حقی حنفی علیہ رحمۃُ اللہ علیہ ''رُوحُ البیان'' میں سورۃُ الحج کی آیت نمبر 18 کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''ولی ایسا محبوب انسان ہوتا ہے جسے اللہ پاک اپنی عزت و کرامت سے بزرگی عطا فرماتا ہے کہ ایسی بزرگی اور کسی کو عطا نہیں فرماتا۔ پس اگر زمانے کے سارے لوگ مل کر بھی اس کی توہین و اہانت کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے کیونکہ اسے عزت حقیقی مل چکی ہے اور وہ اس طرح کہ اس نے اپنے نفس کو فنا فی اللہ کے مقام میں گرادیا اور یہی حقیقی سجدہ ہے۔ پس اللہ پاک نے اسے عزت و بلندی کا تاج پہنا دیا۔

حدیث قدسی میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس نے مجھ سے جنگ کا اعلان کیا۔'' مطلب یہ ہے کہ جو میرے اولیاء میں سے کسی ولی پر ناراض ہوا، اسے اذیت دی یا اس کی توہین کی تو گویا وہ اللہ پاک کے ساتھ جنگ کرنے نکلا ہے اور اللہ پاک صرف اپنے پیاروں (یعنی اولیائے کرام) ہی کی مدد فرماتا ہے لہٰذا اللہ پاک سے جنگ کے لئے نکلنے والا ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ نہ اس کا کوئی مددگار ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی ذلت سے بچانے والا ہوتا ہے۔[1]

آیئے اب اللہ پاک کے اولیائے کرام میں سے ایک ولی جس کو ہند کے بادشاہ، غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں، آپ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں:

(1)۔۔۔ تفسیر روح البیان، الحج، تحت الآیۃ: ۱۸، ۷/ ۱۹

# تعارفِ غریب نواز

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! ہمارے آقا، خواجہ غریب نواز کا مبارک نام ”حسن“ ہے، جبکہ القابات ”معینُ الدّین“، ”عطائے رَسول“، ”سُلطانُ الہند“ ہیں۔ خواجہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور اِس کا مطلب ہے ”سردار“، ”آقا“۔(1) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت باسعادت 14 رَجَبُ الْمُرَجَّب 537ھ بمطابق 1142ء میں سِجِسْتان یا سیستان کے علاقہ ”سَنجر“ میں ہوئی اور انتقال شریف (Death) بھی رَجَبُ الْمُرَجَّب کے مہینے کی 6 تاریخ 633ھ کو ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## والدین کریمین

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ ماجد سَیّد غیاثُ الدّین حَسَن رحمۃُ اللہِ علیہ جن کا شمار ”سَنجر“ کے اُمَرا اور رُؤَسا میں ہوتا تھا، اِنتہائی مُتّقی و پرہیزگار اور صاحبِ کرامت بُزرگ تھے۔ نیز آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی والِدہ ماجِدہ بھی اکثر اوقات عِبادت و رِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتُون تھیں۔(2) جب حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ پندرہ (15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ محترم کا وِصالِ پُر مَلال ہو گیا۔ وِراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی (یعنی پانی سے چلنے والی چکّی) ملی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسی کو ذَرِیعۂ مَعاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے۔(3)

(1)... فیروز اللغات، ص 633

(2)... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۶، بتغیر

(3)... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

## اَولادِ مبارک

اے عاشقانِ غریب نواز! حضرتِ خواجہ معینُ الدّین چشتی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کے دو صاحبزادے (Son) اور ایک صاحبزادی (Daughter) تھی۔ بڑے بیٹے کا مبارک نام اَبُوالخیر حضرتِ خواجہ فخرُ الدّین چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ تھا۔ آپ علمِ ظاہری و باطنی سے مالامال تھے، ابوجان حضرتِ خواجہ غریبِ نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے انتقال شریف کے بعد 20 سال تک جانشین کی حیثیت سے آپ نے لوگوں کو فیض پہنچایا۔ دوسرے بیٹے ابو صالح حضرتِ خواجہ حِسامُ الدّین چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔ بیٹی صاحبہ کا نام مبارک بی بی حافظہ جمال رحمۃُ اللہ علیہا تھا، خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی بیٹی سے خاص شفقت و محبت فرماتے تھے، آپ رحمۃُ اللہ علیہا نہایت پاکیزہ فطرت اور عبادت گزار خاتون تھیں، ابوجان کی خاص عنایت سے آپ کی بدولت خواتین کو خواجہ صاحب کے فیضان سے خُوب حصہ ملا۔ خواجہ صاحب کی دوسری زوجہ سے بھی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک صاحبزادے تھے۔ جن کا نام خواجہ ابوسعید ضیاءُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ تھا، خواجہ صاحب کے مزار شریف کے اَطراف میں ہی آپ کی قبرِ مبارک ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## حصولِ علم کے لیے سفر

حضرت خواجہ مُعینُ الدّین چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 15 برس کی عمر میں حصولِ علم کے لیے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شرفُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ علمِ دین کا آغاز کیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلوم

(1)... تذکرۂ خواجہ اجمیر، ص۳۸،۳۷

حاصل کئے۔[1] مگر جیسے جیسے علمِ دین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، چنانچہ علم کی پیاس کو بجھانے کے لئے بُخارا کا رُخ کیا اور شُہرۂ آفاق عالمِ دین مولانا حسامُ الدّین بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ طے کیا اور پھر انہی کی شفقتوں کے سائے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے تھوڑے ہی عرصے میں تمام دینی عُلوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بُخارا میں حُصولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔ (ایضاً)

## مُرید ہو تو ایسا

یقیناً جس طرح ہر مُحب کی چاہت ہوتی ہے کہ محبوب کی نظروں میں سما جاؤں اور شاگرد کی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں اسی طرح ایک مُرید کی دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ میں اپنے پیرو مُرشد کا منظورِ نظر بن جاؤں مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں جن کی یہ تمنا پوری ہو جائے۔ حضرت خواجہ مُعینُ الدّین حسن چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ مُرشد میں اس قدر مقبول تھے کہ ایک موقع پر خود مُرشدِ کریم خواجہ عثمان ہارَونی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ہمارا مُعینُ الدین اللہ پاک کا محبوب ہے ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## بارگاہِ الٰہی میں مقبولیّت

ایک بار حج کے موقع پر حضرت خواجہ عثمان ہارَونی رحمۃُ اللہِ علیہ نے میزابِ رحمت کے نیچے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: اے مولیٰ! میرے مُعینُ الدّین حسن کو

(1)... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً

(2)... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵

اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ غیب سے آواز آئی: مُعینُ الدّین ہمارا دوست ہے، ہم نے اسے قبول کیا۔[1]

## تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات عباداتِ الٰہی میں مصروف رہتے حتی کہ عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے، دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## پیٹ کا قُفلِ مدینہ

دیگر بُزرگانِ دین اور اولیائے کاملین رحمۃُ اللہِ علیہم کی طرح آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجالانے کی خاطر بہت ہی کم کھانا تناول فرماتے تا کہ کھانے کی کثرت کی وجہ سے سُستی، نیند یا غُنودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، چنانچہ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ سات روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بھگو کر کھایا کرتے۔[3]

## لباس مُبارک اور سادگی

اللہ والوں کی شان ہے کہ وہ ظاہری زیب و آرائش کے بجائے باطن کی صفائی پر زور دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے لباس مبارک میں بھی انتہا درجے کی

(1)... اقتباس الانوار، ص ۳۴۹

(2)... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵ بتغیر

(3)... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵ بتغیر

سادگی نظر آتی تھی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے گویا لباس سے بھی سُنَّتِ مصطفٰے سے بے پناہ مَحبَّت کی جھلک دکھائی دیتی تھی نیز پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا میسر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔[1]

## پڑوسیوں سے حسن سلوک

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے ،اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلی دیا کرتے۔ آپ کے حلم و بُردباری جُود و سخاوت اور دیگر اخلاقِ عالیہ سے مُتأثر ہو کر لوگ عُمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوئے۔[2]

## عفو و بردباری

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بہت ہی نرم دل اور مُتحمِّل مزاج سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر کبھی غصہ آتا تو صرف دینی غیرت و حمیّت کی بنیاد پر آتا البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ برہم نہ ہوتے بلکہ اس وقت بھی حسنِ اخلاق اور خَندہ پیشانی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں

(1)... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ ملخصاً

(2)... معین الارواح، ص۱۸۸ بتغیر

سنی ہی نہ ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

## خوفِ خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ پر خوفِ خدا اس قدر غالب تھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ خشیتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے، خلقِ خدا کو خوفِ خدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[2]

## پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی صِفاتِ مومنانہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا لیکن کبھی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید نہ کھولتے۔[3]

## آپ کی تصانیف

1. انیسُ الارواح (پیر و مُرشد خواجہ عثمان ہارونی کے ملفوظات)
2. کشف الاسرار (تصوف کے مدنی پھولوں کا گلدستہ)

(1)... حضرت خواجہ غریب نواز کی حیات و تعلیمات، ص۳۹، بتغیر

(2)... معین الارواح، ص۱۸۵ ملخصاً

(3)... حضرت خواجہ غریب نواز کی حیات و تعلیمات، ص۴۱ ملخصاً

3. گنج الاسرار (سُلطان شمسُ الدّین التمش کی تعلیم و تلقین کے لیے لکھی)

4. رسالہ آفاق وانفس (تصوف کے نکات پر مشتمل)

5. رسالہ تصوّف منظوم

6. حدیثُ المعارف

7. رسالہ موجودیہ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ملفوظات

سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا جن کی ظاہری و باطنی اصلاح کے لیے ملفوظات کا سلسلہ جاری و ساری رہتا۔ زبانِ حق ترجمان سے جو الفاظ نکلتے اسے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے خلیفۂ اکبر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃُ اللہِ علیہ فوراً لکھ لیا کرتے۔ یوں حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے پیر و مُرشد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام "دلیلُ العارفین" رکھا۔ اس گلشنِ اجمیری سے چند مہکتے پھول ملاحظہ کیجئے۔

1. جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں اے اللہ پاک! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[2]

2. نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہ [3] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[4]

(1)... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۰۳تا۱۰۶ ملتقطاً

(2)... ہشت بہشت، ص۷۷

(3)... کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی

(4)... ہشت بہشت، ص۷۵

3. جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اوراس کے گھر سے خیر و برکت اُٹھ جاتی ہے۔[1]

4. مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اوران کا ساتھ دینا، حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں اللہ پاک کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔[2]

5. نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتر ہے۔

6. بدبختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گناہ کرنے کے باوُجود بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

7. خدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں: سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح اور تواضع زمین کی مانند۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ بہت سی ظاہری و باطنی خُوبیوں کے مالک ہونے ساتھ ساتھ نہایت ہی عظمت و شان والے بُزرگ اور اللہ پاک کے برگُزیدہ ولی بھی تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی نگاہِ فیض کی بدولت بہت سے گُناہ گاروں نے توبہ کی۔

آیئے! خواجہ صاحب کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں، مگر اس سے پہلے کرامت کی تعریف بھی ذہن نشین کرلیجئے۔ چُنانچہ

(1)... ہشت بہشت، ص۸۴

(2)... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۲۴

(3)... خوفناک جادوگر، ص۲۵

# کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔[(1)] نیز کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کرامتِ اولیاء حق ہے، اس کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[(2)] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصطفٰے اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: مُؤمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوجود و تعجب خیز چیز صادر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرامَت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء علیہمُ السّلام سے اِعلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرْہَاص" اور اِعلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِسْتِدْرَاج" کہا جاتا ہے۔[(3)] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[(4)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے اب خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں۔

(1)... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

(2)... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

(3)... کراماتِ صحابہ، ص۳۶

4... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

## بے گُناہ مقتول کو دوبارہ زندہ کر دیا

ایک مرتبہ کسی حاکم نے ایک شخص کو بے گُناہ سُولی پر چڑھوا دیا۔ مقتول کی ماں روتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں فریاد کے لئے حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ حاکم نے میرے لڑکے کو ناحق پھانسی دے دی ہے، خُدا کے واسطے میری مَدَد کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس وقت وُضو کر رہے تھے، فریاد سُن کر اپنا عصا مُبارَک ہاتھ میں لیا اور اُس عورت کے ساتھ اس کے مقتول بیٹے کی طرف روانہ ہوگئے، مُرِیدِیْن بھی ساتھ ساتھ چل دیئے کہ دیکھیں آج پردۂ غیب سے کیا واقعہ رُونما ہوتا ہے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس مقتول کے پاس پہنچے تو کچھ دیر تک خاموش کھڑے اُس کی لاش کو دیکھتے رہے اور پھر عصا کے ذریعے اُس کی گردن کو چُھو کر ارشاد فرمایا کہ اے مظلوم! اگر واقعی تجھے بے قُصور مارا گیا ہے تو اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہو جا۔ زبانِ مُبارَک سے اِن الفاظ کا نکلنا تھا کہ مُردہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قدموں میں گِر گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے اپنی ماں کے ساتھ جانے کی اِجازت دی اور پھر اپنے مُریدوں سے فرمایا کہ بندۂ مومن کا اپنے رَبّ سے اتنا تَعَلُّق تو ضرور ہونا چاہئے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کوئی درخواست کرے تو وہ قبول ہو جائے۔ (1)

کاش! قِسمت سے مدینے میں شہادت پاؤں میں
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... سیرُ الاَقطاب، ص ۱۴۲ ملخصًا

(2)... وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص 539

تاجُ العاشقین، سُلطانُ العارِفین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو دُور دراز کی آوازیں سُننے کی نعمتِ عظمٰی سے سرفراز فرمایا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تو اللہ پاک کے محبوب و مُقرَّب اَولیاء میں سے ہیں اور اللہ پاک جسے اپنا محبوب بنالیتا ہے تو، بطفیلِ مُصْطَفٰے اُس کیلئے دُور و نزدیک کی آوازیں سُننا یا چیزیں دیکھ لینا، ذرا بھی مُشکل نہیں رہتا۔ جیسا کہ،

## محبوبانِ خُدا کا مقام

تاجدارِ حَرَم، سَراپا جُود و کرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں نے اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کِیا، میرے کسی بندے نے فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کِیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے، تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدِّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کردہ حدیثِ قُدسی کا معنٰی اور منصبِ محبوبیّت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بندہ جب نیکیوں کی پابندی کرتا

(1)... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث: ۶۵۰۲، ۴/ ۲۴۸

ہے، تو وہ ایسے بلند مقام پر جا پہنچتا ہے کہ جس کے مُتَعَلِّق اللہ پاک فرماتا ہے کہ میں اُس کے کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں (اللہ پاک کا اپنے بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ ربُّ الْعِزَّت کے جلال کا نُور جب اُس بندۂ محبوب کے کانوں میں سَرایت کرتا ہے، جس کی برکت سے وہ دُور و نزدیک کی ہر آواز کو سُن لیتا ہے، جب وہ نُور اس کی آنکھوں میں سَرایت کرتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کی ہر چیز کو مُلاحَظہ کر لیتا ہے اور یہی نُور جب بندۂ محبوب کے ہاتھوں میں جلوہ گر ہوتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کے مُشکل سے مشکل (اور انتہائی حیرت انگیز قسم کے) اُمور سَرانجام دینے پر بھی قادر ہو جاتا ہے۔[1] آیئے! دُور دراز کی آواز سُن لینے کے مُتَعَلِّق تاجُ الْمُقَرَّبین، رہنمائے کاملین حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی ایک کرامت آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ،

## دُور کی آواز کو بھی سماعت فرما لیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب "غوثِ پاک کے حالات" کے صفحہ 67 پر ہے کہ جس وقت حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے بغدادِ مُقدَّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہ قدم اللہ پاک کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی جوانی کے دنوں میں خراسان کے پہاڑوں میں عبادت کرتے تھے، وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا سر جھکا لیا اور اتنا جُھکایا کہ سرِ مُبارَک زمین تک جا پہنچا پھر فرمایا: بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سَر اور میری آنکھوں پر بھی ہیں۔

[1] ... تفسیرِ کبیر، الکھف، تحت الآیۃ: ۹ تا ۱۲، ۷/ ۴۳۶

جب سے تُو نے قَدَمِ غَوث لیا ہے سَر پر　　اَوْلِیا سَر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا
نہ کیوں کر سَلْطَنَت دونوں جہاں کی اُن کو حاصل ہو　　سَروں پر اپنے لیتے ہیں جو تَلْوَا غَوثِ اعظم کا

# دِل کی بات جان لی

حضرتِ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دورانِ سفر ایک کمزور بدن بُزرگ سے ملے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ اِن سے پوچھوں کہ آپ اِس قدر ضعیف (یعنی کمزور) کیوں ہیں؟ وہ بُزرگ روشن ضمیر تھے، خواجہ صاحب کے پوچھنے سے پہلے اُنہوں نے خود ہی بتایا کہ ایک دِن میرا دوستوں کے ساتھ ایک قبرستان جانا ہوا۔ میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا وہاں کوئی ہنسی کی بات ہوئی تو مجھ سے قہقہہ لگ گیا، اُس قبر سے آواز آئی، اے غافل! جس کے پیچھے موت ہو اور جس کا مُلکُ الموت سے واسطہ پڑنا ہے اور جس نے زمین کے نیچے قبر میں دفن ہو جانا ہے جہاں اُس کے ساتھی سانپ اور بچھو ہوں اُس کو ہنسی سے کیا کام؟ جب میں نے یہ سُنا، وہاں سے اُٹھا اور دوستوں کو چھوڑ کر اِس غار میں آکر رہنے لگا ہوں، آج تک اُس واقعے کے خوف سے پگھل رہا ہوں اور چالیس سال سے شرم کے مارے میں نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔(1)

ڈوبا اَبھی ڈوبا مجھے لِلّٰہ سنبھالو　　سیلاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا
ہو چشم شفا اَب تو شہا! سوئے مریضاں　　عصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دکھایا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

**پیارے اِسلامی بھائیو!** اِس واقعے میں ہمارے لئے بڑا دَرس ہے۔ اگرچہ ''قہقہہ'' لگانا گُناہ نہیں مگر اِس سے بچنا چاہئے کیونکہ قہقہہ لگانا سُنت نہیں ہے اور زیادہ ہنسنے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے نیز

(1)... تذکرہ خواجہ اُجمیر، ص ۱۴

قبرستان میں ہنسنا تو اور زیادہ بُرا ہے، کیونکہ قبرستان تو عبرت حاصل کرنے کی جگہ ہے یہاں آکر تو اپنی موت اور اپنے دفن ہونے کو یاد کرکے رونا چاہئے، ترمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: لذّتوں کو ختم کرنے والی موت کو بہت زیادہ یاد کیا کرو۔(1)

لہٰذا سچے دِل سے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرکے اولیائے کرام رحمھم اللہ السلام کی مبارک زندگی سے روشنی لیتے ہوئے اِس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش فرمایئے، عاشقانِ رسول کی دینی تحریک ''دعوتِ اِسلامی'' کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہو جایئے نیز نیک بننے کے لئے ''72 نیک اعمال'' نامی رسالہ پر پابندی سے عمل کیجئے، روزانہ وقت مخصوص کرکے اپنے سارے دِن کے اعمال کا جائزہ لیجئے اور نیک عمل ہونے پر اللہ پاک کا شکر اور گُناہ ہو جانے کی صورت میں سچی توبہ کرنی چاہئے۔

گورِ نیکا باغ ہو گی خُلد کا — مجرِموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! — قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## چوک درس

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت خواجہ مُعینُ الدّین اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان و عظمت اور مَحبّت وعقیدت سے سینوں کو پُر نُور کرنے، فیضانِ اَولیاء سے فیضیاب ہونے اور اپنے دل میں علم و عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی

(1)... ترمذی، ۴ / ۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۴

کام ”چوک درس“ بھی ہے۔ درس و بیان کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والوں کی بھی کیا خُوب شانیں ہوتی ہیں، چُنانچہ اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری فرمانبرداری کی طرف بُلایا وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔ (1)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مَبعُوث فرمایا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد تھے اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مسلم جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ پاک ہی جانتا ہے کہ کس قَدَر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا ”کھواجہ اگن (یعنی اے خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ جلن) لگی ہے“۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ (3)

(1)... حِلْیَۃُ الْاَولیاء، کعب الاحبار، ۶ / ۳۶، رقم: ۷۷۱۶ ملتقطاً

(2)... اِحیاءُ العُلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲ / ۳۷۷

(3)... ملفوظات اعلی حضرت، ص ۳۸۴

# غریب نواز سے امیر اہلسنت کی محبت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب 1431ھ "عُرس خواجہ غریب نواز" کے موقع پر ہونے والے اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں: بڑے بڑے بادشاہ دُنیا میں آئے اور چلے گئے لیکن اِس بے تاج بادشاہ (یعنی خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ) کو دُنیا سے رُخصت ہوئے صدیاں بیت گئیں، آج بھی مزار پر لاکھوں دیوانے جمع ہیں، کوئی زندہ بادشاہ یا وزیر بھی لاکھوں لوگوں کو جمع نہیں کر سکتا، کرلے تو بہت پاپڑ بیلنے پڑیں، لیکن خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سلطنت لاکھوں لاکھ بلکہ کروڑوں لوگوں کے دِلوں پر قائم ہے اور دُنیا بھر سے لوگ آپ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں، نہ صِرف مُسلمان بلکہ غیر مسلم بھی آپ کے دربار پر آکر سرِ نیاز جھکاتے ہیں، ایسی بلند آپ کی شان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ہفتہ وار اجتماع

الحمد للہ اس وقت آپ کی دعوتِ اسلامی کئی شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کر رہی ہے جس میں سے ایک شعبہ مجلس ہفتہ وار اجتماع بھی ہے۔ اس ہفتہ وار اجتماع میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، نعت مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گنگنائی جاتی ہے، سنتوں بھرا بیان، رقت انگیز دعا اور صلاۃ سلام کے بعد عاشقان رسول کو لنگر کھلایا جاتا ہے۔ یہ لنگر کبھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نام پر، تو کبھی غوث اعظم کے نام پر، تو کبھی غریب نواز کے نام پر، تو کبھی اعلی حضرت

کے نام پر، تو کبھی دیگر بزرگانِ دین کے نام پر یہ لنگر کھلایا جاتا ہے۔ ویسے بھی حدیث مبارک میں کھانا کھلانے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ پاک اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ پاک اُسے رحیقِ مختوم (یعنی جنت کی سربند شراب) پلائے گا۔ (1) اور حضرت جابر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "مغفرت لازم کر دینے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ (2)

آپ چاہتے ہیں کہ میرے لنگر کو عاشقانِ رسول کھائیں، تو ذمہ دار کے ذریعے سے دعوتِ اسلامی کو اپنا ڈونیشن جمع کروائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبّت کی اس نے مجھ سے مُحبّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (3)

(1)... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۱۸-باب، ۴ / ۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷

(2)... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البلد، اطعام المسلم السغبان... الخ، ۳ / ۳۷۲، الحدیث: ۳۹۹۰

3... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

# ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

**آیئے!** ہاتھ ملانے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ **فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی** صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جب 2 مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ پاک ان دونوں کے درمیان 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے 99 رحمتیں پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہاتھ ملانے کو عربی میں مُصَافَحہ اور انگلش میں Handshake کہتے ہیں * 2 مسلمانوں کا بوقتِ مُلاقات دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ مِلانا سُنَّت ہے * ہاتھ مِلانے سے پہلے سلام کیجئے * رخصت ہوتے وقت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں * ہاتھ ملانے کے دوران درود پاک پڑھئے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے * ہاتھ مِلاتے وقت درود شریف پڑھ کر یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔ ☆ 2 مسلمان ہاتھ ملانے کے دوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! قبول ہوگی اور ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! ☆ آپس میں ہاتھ ملانے سے دشمنی (Enmity) دور ہوتی ہے ☆ مسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ محبت کے ساتھ اس کا دیدار کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھے اور اس کے دل یا سینے میں دُشمنی نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] ☆ جتنی بار ملاقات ہو ہاتھ ملا سکتے ہیں ☆ آج کل

(1)... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل...الخ، صفحہ: 271، حدیث: 6624

بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ مِلاتے بلکہ صرف انگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنت ہے ☆ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ہاں اگر کسی بزرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حصولِ برکت کے لئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں ☆ مصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے)وقت سُنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... 550سنتیں اور آداب، صفحہ:32-34